السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خودکشی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خودکشی انسان کا اپنے آپ کو قصدا وارادہ کے ساتھ قتل کرنا، خواہ اس کا مطب کوئی بھی ہو، حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور یہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی کے عموم میں داخل ہے :

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ ... سورة النساء

''اور جو شخص کسی مسلمان کو قصدا مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لیے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور سنت سے یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کرے تو اسے اس کے ساتھ آتش جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔'' (صحیح البخاری، الطب، باب شرب السم والدواء به، وبما یخاف منه والخبیث، حدیث: 5778 وصحیح مسلم، الایمان باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان۔۔۔۔الخ، حدیث: 109)

جو شخص اللہ تعالی یا مخلوق کی طرف سے پہنچنے والی کسی مصیبت کی وجہ سے خودکشی کرتا ہے، تو وہ گویا اس مصیبت کو برداشت نہیں کرتا اور خودکشی کر لیتا ہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی دھوپ سے بچنے کے لیے آگ کا سہارا لے کیونکہ خودکشی کر کے وہ بد سے بدترین حالات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر وہ صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالی اس مصیبت کے برداشت کرنے کے لیے اس کی مدد فرماتا اور پھر ہمیشہ ایک جیسی صورت حال تو نہیں رہتی بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ ع

ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص541

محدث فتویٰ